جواہر عقیدت

بر

وفات حسرت آیات

حضرۃ

خواجہ حافظ سدید الدین

صاحب

سجادہ نشین تونسہ شریف

از

"طائر تونسوی"

ملنے کا پتہ

طائر تونسہ شریف

ضلع ڈیرہ غازیخاں

جواہر نمبر ۱

سجادہ نشین تونسہ کی رحلت کی خبر ہے فریاد کا ہے شور قیامت کی خبر ہے
روتے ہیں مریدان مصیبت کی خبر ہے ہند کوچہ و بازار ہیں آفت کی خبر ہے

ہر چشم ہے پُرنم، تو ہر اک دل ہے پریشان
روتا ہے زمانہ کہ زمانہ کی چلی جان

وہ محسنِ اعظم ہوا دنیا سے روانہ زیبا تھا سلیمان کا جسے تاج شاہانہ
وہ پیر پٹھان جس کا ہے محتاج زمانہ اس در پہ ہی چلتا ہے ولایت کا خزانہ

وہ خواجہ سدید الدین مشہورِ زماں تھے
تڑپے نہ جہاں کس لئے وہ جانِ جہاں تھے

ہر علم کے عالم تھے وہ تھے حافظِ قرآن اللہ نے دی تھی انہیں نئی آن نئی شان
یاور تھے یتیموں کے مساکین کے مہربان ہمدرد فقیروں کے غریبوں کے قدردان

وہ شاہِ سلیمان کے سجادہ نشیں تھے
ہند پاک مریدی میں تھا وہ صاحب ضیا دیں تھے

کیا فیض زمانے میں تھا حضرت کے قدم سے سیراب ہوئی خلق اسی ابرِ کرم سے
رحمتِ خدا ملتی تھی خواجہ کے رحم سے وہ رحمتِ حق دور ہوئی کاش کہ ہم سے

حضرت کی زیارت سے خالی ہوا تونسہ
بس آج سے بے وارث و والی ہوا تونسہ

تھا خاص امیر عمر فقیری میں گذاری تھی طبع مبارک ہی سدا عیش سے عاری
تکلیف میں تھا وردِ سبحان ایزد باری دیتے تھے دعا انکو کیا جس نے آزاری

دشمن کے سدا حق میں ہدایت کی دعا تھی
ہر اک سے وفا کرتے تھے طینت میں وفا تھی

صورت میں اللہ بخش تھے سیرت میں سلیماںؒ تھے موسیٰؒ و حامدؒ کے خصائل ان ہی سے عریاں
وہ رہبرِ کامل تھے وہ تھے صاحب عرفاں وہ حسن کے مجنوں بنے کوہ قاف کی پریاں

تھی یوسفِ کنعاں سے یوں نور کی صورت
پریوں کی نہ یوں شکل نہ یوں حور کی صورت

فقہ و حدیث و جفر سب میں تھے یکتا دریا تھے ہر اک علم کے وہ زینتِ شعرا
نہ ہوگا کوئی ایسا نہ ایسا ہوا پیدا بالائے فضائل ہے رضا آپ کا رتبہ

وہ شاہِ سلیماں کے کیا نورِ نظر تھے
مُجرے کیلئے شام و سحر شمس و قمر تھے

دن رات تصوّر ہے اسی رشکِ قمر کا — فرقت نے ہی چھینا ہے میرا چین جگر کا
وہ دُور ہے نظروں سے جو ہے نورِ نظر کا — اب شب کا پتہ چلتا ہے نہ مجھکو سحر کا

مایُوسی کے عالم میں میرا زانو پہ سر ہے
اپنا ہی پتہ مجھ کو نہ دُنیا کی خبر ہے

پہلی سی ملاقاتیں وہ راتیں نہ رہیں اب — پُر کیف وصالوں کے بھی دن بیت گئے سب
یاد آتی ہے حضرت کے زمانے کی مجھے جب — جب آگ لگے دل میں تو خوش رہے کب

رو رو کے بجھاتا ہوں سدا دل کی لگی کو
کچھ آنسو بہانے سے قرار آتا ہے جی کو

جب ایسے شہنشاہ گئے ملکِ عدم میں — غم ایسا ہوا طاری کہ اب دم نہیں دم میں
ہر جنس فغاں کرتی ہے سردار کے غم میں — پکڑا ہوا ہے طائرِ دل قید و الم میں

مرتے ہیں اب اس غم میں کہ کب حضرت کو ملیں گے
فرما گئے حضرتؒ کہ قیامت کو ملیں گے،

جواہر نمبر ۲

ہم بیکسوں کے ہائے سہارے چلے گئے
حافظ سدید الدینؒ ہمارے چلے گئے

شب سوموار تھی کہ غریبوں کو چھوڑ کر
ملنے ہی رب سے رب کے پیارے چلے گئے

تھے بحرِ ہر علوم کے یکتائے کائنات
دُنیا میں جو تھے سب سے نیارے چلے گئے

تھا شاہنشاہ پہ کیسے فقیری کی شان میں
دُنیا سے کرتے کنارے چلے گئے

Scanned with CamScanner

سُلیمانؒ واللہ بخشؒ و مُوسنؒ و حامدؒ و

سب اِن کے ساتھ ساتھ تھے سارے چلے گئے

لے کر برات خُلد میں حُوروں کے ساتھ ساتھ

سُلیمانؒ تونسوی کے دُلارے چلے گئے

گیمبر کے حادثے میں بھی پہنچا نہ تھا گزند

خود تھے فنا بقا کے نظارے چلے گئے

اجمیر میں تھا منتظم تونسے کا بادشاہ

چشت نگر کے نیک ستارے چلے گئے

طائرِ رضا کے ساتھ گئی رونقِ جہاں

وہ کیا چلے تمام نظارے چلے گئے

جواہر نمبر ۳

حافظ سدید الدین دا ثانی نظر آندا نہیں   قسم خدا دی سارا جگ حضرات ڈیکھن بھاندا نہیں

فرزند شاہ سلیمانؒ دا محسن ہر اک انسان دا   ہند پاک تیں افغان دا رتبہ وڈا ذی شان دا

ہر وقت اوندی یاد وِچ ہو دن توں دل رہندا نہیں

حافظ سدید الدینؒ دا ثانی نظر آندا نہیں

ہر علم وِچ ماہر ڈِسے   باطن صفا ظاہر ڈِسے

فیوض دا بَاحَر ڈِسے   سیراب ہر زائر ڈِسے

او دل نہیں پتھر سمجھ حافظ کوں جو چاہندا نہیں

حافظ سدید الدین دا   ثانی نظر آندا نہیں

تونسے دا کیا سردار ہا ! چشتیاں دی سرکار ہا !
اجمیر دا مختیار ہا ! بےکس دا او غم خوار ہا !
فرقت اینديں دا داغ دِل توں حشر تک لہندا نہیں
حافظ سدیدالدین دا ثانی نظر آندا نہیں

وہ صاحبِ اجلال ہا ! ذی شرف ذی اقبال ہا !
ہر اِک غریب دے نال ہا ! لج پردر دلج پال ہا !
بے شک جدائی والے غم ہِل ہے روح سہندا نہیں
خواجہ سدیدالدین دا ثانی نظر آندا نہیں

خواجیں دے وِچ خواجہ عجب خاصیں دے وِچ خاصۂ رب
ادنیٰ و اعلیٰ با ادب جُھک گئے اِیں درتیں آکے سب
ہمسر اینداجوڑے کوئی طائر دگر بِھندا نہیں
حافظ سدیدالدین دا ثانی نظر آندا نہیں

★

طائر تونسوی نے پاک الیکٹرک پریس ملتان سے چھپوایا۔

جواہر نمبر ۳

حافظ سدید الدین دا ثانی نظر آندا نہیں　　قسم خدا دی سارا جگ حضر دے بن بھاندا نہیں

فرزند شاہ سلیمانؒ دا محسن ہر اک انسان دا　　مہند پاک تیں افغان دا رتبہ وڈا ذی شان دا

ہر وقت اوندی یاد وچ رووَن توں دل رہندا نہیں

حافظ سدید الدینؒ دا ثانی نظر آندا نہیں

ہر علم وچ ماہر ڈٖسے　　باطن صفا ظاہر ڈٖسے

فیوض دا بَاحَر ڈٖسے　　سیراب ہر زائر ڈٖسے

او دل نہیں پتھر سمجھ حافظ کوں جو چاہندا نہیں

حافظ سدید الدین دا　　ثانی نظر آندا نہیں

تونسے دا کیا سردار ہا ! چشتیاں دی سرکار ہا !
اجمیر دا مختیار ہا ! بےکس دا او غمخوار ہا !
فرقت اِیندی دا داغ دِل توں حشر تک لہندا نہیں
حافظ سدیدالدّین دا ثانی نظر آندا نہیں

او صاحبِ اجلال ہا ! ذی شرف ذی اقبال ہا !
ہر اِک غریب دے نال ہا ! رَج پرور دِ رَج پال ہا !
بے شک جدائی والے غم، بسمل ہے روح سہندا نہیں
خواجہ سدیدالدّین دا ثانی نظر آندا نہیں

خواجیں دے وِچ خواجہ عجب خاصیں دے وِچ خاصۂ رب
ادنٰی د اعلٰی با ادب جُھک گئے ایں ورتیں آ کے سب
ہمسر اِیندا جوڑے کوئی طائرؔ دگر لبھندا نہیں
حافظ سدیدالدّین دا ثانی نظر آندا نہیں

طائرؔ تونسوی نے پاک الیکٹرک پریس مُلتان سے چھپوایا ۔